eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

ڈاکٹر صدف نقوی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

Dr. Sadaf Naqvi
Assistant Professor, Dept. of Urdu Govt. College Women University, Faisalabad

"تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" خطباتِ اقبال کے اُردو تراجم کے آئینے میں

'Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami' in the light of Translations of Iqbal's Speeches

Abstract:

'Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami' is an Urdu translation of 'Khutbat- e-lqbal' by Dr. Muhammad Asif Awan. Iqbal’s famous speeches are a masterpiece of Philosophical thoughts. Syed Nazir Niazi, Sameeul Haq, Shareef Kunjahi and Dr. Waheed Ishrat Translted the speeches of Iqbal (Khutbate Iqbal) in Urdu providing explaination for the common reader. The comparison among these books and 'Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami' is required. 'Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami' is the essence of his eight year's hard work. The translator has adopted scholarly style in this translation. This translation is of particular importance in terms of synonyms and meanings of word-meaning relationship. The translator has accurately translated Iqbal's ideas, beliefs & concepts. 'Tajdeed-e-Tafakkur-e-Islami' is one of the ultimate translations of the Khutbat-e-Iqbal so far.

Keywords: Muhammad Iqbal, Tajdeed-e-Tafakkur-e-Islami, Reconctruction, Thought, Translation, Syed Nazir Niazi, Sameeul Haq, Shareef Kunjahi, Dr. Waheed Ishrat

کلیدی الفاظ: محمد اقبال، تجدید تفکر اسلامی، تعمیر نو، افکار، ترجمہ، سید نذیر نیازی، سمیع الحق، شریف کنجاہی، ڈاکٹر وحید عشرت

اقبال ملّت اسلامیہ کے ان اوّلین معماروں میں تھے جنھوں نے اسلامی فکر کی تشکیل جدید کی۔ انھوں نے وقت کے فکری اور جذباتی رجحان کے انحطاط کا نہ صرف جائزہ لیا بلکہ ان کی تشخیص کے بعد اسلام کے تصوّر وحیات و ممات کو اس کی اصلی شکل میں پیش کیا۔ خطبات اقبال فکر اسلامی کی تجدیدِ نو سے متعلق ہیں۔ فکر کی دنیا میں اقبال کا سب سے بڑا کارنامہ یہ خطبات ہیں، جن کو علامہ محمد اقبال نے انگریزی میں پیش کیا۔ اقبال کے یہ خطبات عصرِ حاضر کا جدید علم الکلام ہیں جن کی ضرورت اہلِ بصیرت عرصہ سے محسوس کر رہے تھے۔ اقبال کو ان خطبات کی تیاری میں آٹھ سال کا عرصہ لگا۔

فکر اقبال کے شاہکار یہ خطبات چونکہ انگریزی میں ہیں جس کی وجہ سے صرف خواص ہی اس سے فکری تربیت حاصل کر سکتے تھے۔ ایسے میں ترجمہ ہی ایک ایسا ناگزیر وسیلہ تھا جس کے ذریعے اقبال کے خیالات علماء اور پڑھے لکھے مسلمانوں تک پہنچ سکتے تھے۔ اقبال بذاتِ خود بھی ان خطبات کے تراجم کے خواہاں تھے اور انھوں نے ڈاکٹر عابد حسین سے خطبات کے ترجمے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان کی مصروفیت کی وجہ سے اس کام کو سیّد نذیر نیازی نے "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" کی شکل میں انجام دیا۔

سیّد نذیر نیازی کا یہ ترجمہ "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا تو ترجمے کے اس نقشِ اوّل کو اقبال شناس حلقوں نے بہت سراہا۔ لیکن ترجمے کی زبان معرّب و مفرّس ہونے کی وجہ سے عصرِ حاضر کے قارئین کو یہ دقیق اور گنجلک لگا کیوں کہ اب فارسی و عربی کی وہ تہذیبی فضا قائم نہیں ہے جو سیّد نذیر نیازی کے زمانے میں تھی۔ دوسرا ترجمہ "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" کے نام سے شریف کنجاہی نے کیا۔ وہ پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ شریف کنجاہی نے اصطلاحات کی بجائے پیرایۂ اظہار کو بدل کر تفہیم کی طرف توجہ دی۔ لیکن ان کے ترجمے پر پنجابی رنگ غالب رہا، خطبات کے مباحث علمی اور فلسفیانہ ہیں لہٰذا ان کے لیے اسلوب بھی علمی ہونا چاہیے تھا۔ شریف کنجاہی نے ترجمے میں الفاظ کا استعمال فحوائے متن کے مطابق نہیں کیا۔ مثال دیکھیں :

"یوں بے لگام سوچ کو من مانی کرنے کی کھلی چھٹی مہیا کرتے ہوئے تصوّف نے اسلام کے بہترین دماغوں کو اپنے اس فکری پہلو کی طرف کھینچ لیا۔"(۱)

"دھیرے دھیرے ناک نقشہ پکڑتے دیکھتے ہیں۔" (۲)

شریف کنجاہی نے ترجمے میں نامانوس اصطلاحات کا استعمال کیا ہے۔ مثلاً کل روپی، شدنی، باز گوئی وغیرہ۔ شریف کنجاہی کی یہ کوشش اقبالیاتی ادب میں ایک اچھی کوشش تو ضرور ہے لیکن پنجابی اسلوب کے غالب رنگ کی وجہ سے اردو تراجم میں اتنی اہمیت نہیں رکھتا جتنا اصل خطبات اس کے متقاضی تھے۔

بھارت سے ان خطبات کا ترجمہ " تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر" کے نام سے پروفیسر سمیع الحق نے کیا اور اس کے دیباچے میں سہل ہونے کا دعویٰ کیا لیکن ترجمے کے تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان کا یہ دعویٰ خام ہی رہا تاہم خطبات میں شامل گوئٹے کے اشعار کے ترجمے کے وقت پروفیسر سمیع الحق نے اپنی تخلیقی صلاحیت کی موزونیت کا ثبوت دیا ہے۔ پروفیسر سمیع الحق نے خطبات میں شامل اقبال اور رومی کے اشعار کا اردو ترجمہ کرنے کی بجائے اصل فارسی اشعار ہی درج کر دیے ہیں۔ مجموعی طور پر خطبات اقبال کے تراجم کے پس منظر میں اس کی اہمیت ہے تاہم مزید بہتر ترجموں کی گنجائش باقی ہے۔ شہزاد احمد نے ان خطبات کا ترجمہ "اسلامی فکر کی نئی تشکیل" کے نام سے کیا۔ شہزاد احمد کے ترجمے کی خوبی خطبات میں شامل اشعار کا منظوم ترجمہ ہے۔ شہزاد احمد نے خطبات میں شامل گوئٹے، رومی اور اقبال کی شاعری کا منظوم ترجمہ بڑا رواں اور شاعرانہ انداز میں کیا ہے۔ اسلوب بیان سادہ ہے لیکن علمی ترجمے کا اسلوب نہیں ہے، مثلاً "Then take my last word" کا ترجمہ "تو پھر میری بات پلے باندھ لو" جیسے الفاظ علمی ترجمے کے متحمل نہیں تاہم ان کمزوریوں کے باوجود شہزاد احمد کی یہ اچھی کاوش ہے اور اقبالیاتی فکر کی تسہیل میں روایت کا ایک تسلسل ضرور ہے۔

ڈاکٹر وحید عشرت نے خطبات اقبال کا ترجمہ "تجدیدِ فکریات اسلام" کے نام سے ۲۰۰۲ء میں کیا۔ اپنے پختہ علمی اسلوب اور فکر اقبال سے ہم آہنگی کی وجہ یہ ایک اہم ترجمہ ہے۔ ترجمے کی زبان سہل رواں اور بوجھل اصطلاحات سے پاک ہے۔ تاہم وحید عشرت ترجمے کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انھوں نے ترجمے میں تشریح و توضیح سے کام لیا ہے۔ اُنھیں کو اصل متن اور ترجمہ شدہ متن میں معنوی ارتباط رکھنا چاہیے تھا۔

خطبات میں اقبال نے رومی کا یہ شعر درج کیا ہے:

پیکر　از　ماہست　شد　نے　ما ازو
بادہ　از ماست　شد　نے　ما ازو

ڈاکٹر وحید عشرت کا اردو ترجمہ تو زبان و بیان کے حوالے سے درست ہے تاہم اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے

یہ اردو شعر درج کیا ہے:

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
نشہ شراب میں ہوتا تو ناچتی بوتل[۳]

حالانکہ مترجم کو یہ شعر دینے کی ضرورت نہیں تھی کیوں کہ مترجم کا مقصد صرف دیے گئے متن کا ترجمہ ہے۔

ڈاکٹر وحید عشرت نے اپنے ذوق اور استعداد سے خطبات کا ترجمہ کیا ہے۔ جہاں تک ترجمے کو طبع زاد قرار دینے کی کوشش کا دعویٰ ہے تو وحید عشرت اس پر پورے دکھائی نہیں دیتے۔ دوسرا یہ کوئی لائق تحسین بات نہیں، ترجمے کو بہر حال ترجمہ ہی نظر آنا چاہیے۔ یہی ترجمے کی خوب صورتی ہے۔ تجدیدِ فکریات اسلام "خطبات اقبال کی تفہیم میں ایک اہم پیش رفت ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے خطبات اقبال کا ترجمہ "تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" کے نام سے کیا جو کریٹیو پبلشرز فیصل آباد کی جانب سے ۲۰۲۰ء میں شائع ہوا۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر آصف اعوان کی تقریباً تقریباً آٹھ سالہ محنت شاقہ کا ثمر ہے جو ڈاکٹر وحید عشرت کے ترجمے کے ۱۸ سال بعد شائع ہوا ہے۔

"تجدیدِ تفکّرِ اسلامی "میں مترجم نے علمی اسلوب اختیار کیا ہے۔ لفظ و معنی کے رشتے اور مترادفات و مرادفات کی طرف گہری توجہ کی ہے۔ ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے خیال اور فکر کے ابلاغ کے ساتھ فحوائے متن کا بھی خیال رکھا ہے تاکہ دوسری زبان میں منتقل ہونے کے باوجود اصل کا اندازِ تخاطب اور طرزِ تکلّم بر قرار رہے۔ "تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" میں مترجم نے اقبال کے نظریات ،اعتقادات، تصوّرات اور احساسات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف اعوان خطبات اقبال کی تفہیم و تشریح کے حوالے سے متعدد کتابیں تحریر کر چکے ہیں۔ لیکن "تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" طرزِ بیان، ادائے مطالب کے اسلوب، علمی و فلسفیانہ بیان کے حوالے سے خطبات اقبال کے اب تک کے تراجم میں منفرد مقام کی حامل ہے۔ دراصل مترجم کا کام لفظ کی جگہ لفظ رکھنا نہیں ہے بلکہ ایک تہذیبی معنویت کو دوسری تہذیبی معنویت میں پورے سیاق و سباق سے منتقل کرنا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محمد آصف اعوان کے ترجمے "تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" میں علمی و فلسفیانہ رنگ فکر اقبال کے عصری و معاشرتی پس منظر کے آئینے میں نظر آتا ہے۔

"تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" کا متن اقبال کے اصل متن سے میل کھاتا ہوا اور منشائے مصنف کے مطابق ہے۔ خطبات اقبال جو جدید علم الکلام کا استعارہ ہیں۔ ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے ان کے ترجمے کے لیے فحوائے متن سے مطابقت کے ساتھ ساتھ ابلاغ کے معیار کو بھی برقرار رکھا ہے، چند مثالیں دیکھیں:

"یہ اُس کے دعاوی (Claims) کو وسعت عطا کرتا ہے۔"[۴]

"یقیناً اُس کی زندگی اور روح کی بالیدگی کا انحصار اُن روابط پر ہے جو وہ اپنے مقابل حقیقت کے ساتھ استوار کرتا ہے۔"[۵]

"قیاس تو محض اجتہاد ہی کا دوسرا نام ہے جو الہامی متون کی حدود میں مکمل طور پر آزاد ہے۔"[۶]

ترجمے کا عمل ذہنی کاوش ہے۔ مترجم کو اپنی علمی صلاحیت اور وجدان کے بل بوتے پر اصل مصنّف کی شعوری فکر کو سہل زبان میں واضح کرنا ہوتا ہے لیکن یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ اصطلاحات کا ترجمہ حتی الوسع اصطلاحات میں ہی ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر آصف اعوان کے ترجمے کی زبان دیکھیں:

"فکرِ دروں رس اور تازہ تجربے سے لیس دنیائے اسلام کو چاہیے کہ اپنے سامنے تشکیلِ نو کے کام کی طرف جرأت مندی کے ساتھ قدم بڑھائے تاہم تشکیلِ نو کا یہ کام جدید احوالِ حیات سے محض ہم آہنگی پیدا کرنے کی نسبت کہیں زیادہ سنجیدہ پہلو کا حامل ہے۔" (۷)

الفاظ کی نشست و برخاست اور فکرِ اقبال کے معنوی شعور، نفسِ مضمون سے مطابقت کے حوالے سے یہ ایک معیاری ترجمہ ہے۔ اقبال چھٹے خطبے میں لکھتے ہیں:

"Humanity needs three things today a spiritual interpretation of the universe spiritual emancipation of the individual and basic principles of universal import directing the evolution of human society on a spiritual basis."(8)

سیّد نذیر نیازی کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"عالم انسانی کو آج تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ کائنات کی روحانی تعبیر، فرد کا روحانی استخلاص اور وہ بنیادی اُصول جن کی نوعیت عالمگیر ہو اور جن سے انسانی معاشرے کا ارتقاء روحانی اساس پر ہوتا رہا۔" (۹)

محمد آصف اعوان کا ترجمہ:

"عصر حاضر میں انسانیت کو تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ کائنات کی روحانی تعبیر، فرد کی روحانی آزادی اور انسانی معاشرے کو روحانی اساس پر ارتقا پذیر کرنے والے عالم گیر اہمیت کے اُصول۔"(۱۰)

یہاں "Spiritual Emancipation" کا ترجمہ سیّد نذیر نیازی نے روحانی "استخلاص" اور ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے "روحانی آزادی" کیا ہے۔ نذیر نیازی کا ترجمہ یہاں قاری کے ابلاغ میں دشواری پیدا کر رہا ہے جب کہ ڈاکٹر آصف اعوان کے ترجمہ سے قاری کے لیے متن کی تفہیم آسان ہو گئی ہے۔ ترجمے کا بنیادی مقصد معلومات کی ترسیل ہے۔ ترجمے کا حتی الامکان عام فہم ہونا ضروری ہے۔ علمی تراجم میں اہم مسئلہ علمی اصطلاحات کے مترادفات تلاش کرنا ہے۔ اور اگر اصطلاحات وضع کرنی ہوں تو بھی مسلّمہ اُصولوں کے مطابق وضع کی جائیں۔

محمد آصف اعوان نے لفظوں کے معنوی مترادفات اور نفسِ مضمون کے پیشِ نظر ترجمہ کیا ہے۔ اصطلاحات کے مترادفات کا استعمال بھی اُن کے ذہنی شعور کی عکاسی کر رہا ہے کہ مترجم کے پیشِ نظر دونوں زبانیں رہی ہیں۔ مثلاً

تقدیریت(Fatalism)، زمانی و مکانی(Spatio-Temporal)، شخصی بقا(Personal Immortality)، اُصول تشکیک(Principle of Doubt)، حسّی ادراک(Sense Perception)، ادراکی مکاں(Perceptual Space)، نامیاتی وحدت (Organic Unity)، دائمی تکرار(Eternal Repetition)، دائمی تخلیق(Eternal Creation)، قیاسی استدلال(Speculative Reason)، محیط کل خودی(All Embracing Ego)، جیسی اصطلاحات وتراکیب کے استعمال میں مفاہیم کے ساتھ ساتھ تمدنی انسلاکات کو بھی پیشِ نظر رکھا ہے۔ خالد محمود خاں لکھتے ہیں:

"ترجمہ کا پس منظر ذریعہ کا متن ہوتا ہے۔ ترجمہ کے پیشِ نظر ترجمہ کی زبان اور ترجمہ کا متن ہوتا ہے۔ گویا اس عمل میں ترجمہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔"(۱۱)

"تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" میں خطبات کے عنوانات کا ترجمہ ہو یا آیات قرآنی کا ترجمہ یا علمی و فلسفیانہ متن کا ترجمہ ہو یا شاعری کا ترجمہ، محمد آصف اعوان نے ترجمہ کی زبان اور ترجمہ کے متن کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ خطبات کے عنوانات کا ترجمہ "علم اور مذہبی

تجربہ" مذہبی تجربے کے انکشافات کی فلسفیانہ پرکھ، "خدا کا تصور اور عبادات کا مفہوم"، "انسانی خودی، اُس کی آزادی اور بقا"، "مسلم ثقافت کی روح"، "نظامِ اسلامی میں اُصول حرکت"، "کیا مذہب کا امکان ہے؟" اصل متن کی روح سے ہم آہنگ ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لفظ و معنی کے رشتے سے آگاہ ہیں۔ اُن کو اُردو زبان کی اصل سے واقفیت اور مترادفات و مرادفات کا گہرا شعور ہے۔

شریف کنجاہی نے دوسرے خطبے کے عنوان:

"The Philosophical Test of the Revelation of Religious Experience"

کا ترجمہ "کشفی دریابی اور میزانِ عقل" کیا ہے۔ جو لفظی و معنوی ارتباط کے حوالے سے ناموزوں ہے۔

مترجم کا کام مصنف کے عندیہ تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اور پھر قارئین تک اُس کی ترسیل کرنا ہوتی ہے۔ ترجمہ اصل کے مطابق ہو گا تو قاری تک مصنف کا اصل پیغام پہنچے گا۔ شمس الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں:

"کامیاب ترجمہ وہ ہے جو اصل کے مطابق ہو۔" (۱۲)

اقبال نے خطبات میں رومی کے اشعار درج کیے ہیں:

"Divine knowledge is lost in the
Knowledge of the Saint!
And how is is possible for people
To believe in such a thing."(13)

شہزاد احمد نے اس ترجمے میں پہلے رومی کا اصل فارسی شعر درج کیا ہے اور پھر اس کا اُردو ترجمہ دیا ہے:

علم حق در علم صوفی گم شود

ایں سخن کے باور مردم شود

(خداوندی علم صوفی کے علم میں گم ہو جاتا ہے مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ لوگ اس طرح کی بات کا یقین کریں۔)(۱۴)

ڈاکٹر محمد آصف اعوان کا اس شعر کا ترجمہ دیکھیں:

"خدائی علم صوفی کے علم میں شامل ہو جاتا ہے مگر لوگوں کے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قسم کی بات پر یقین کر لیں۔" (۱۵)

شہزاد احمد اور محمد آصف اعوان کے ترجمے کا فرق واضح ہو رہا ہے۔ شہزاد احمد کو رومی کا اصل شعر حواشی میں درج کرنا چاہیے تھا۔ دوسرا "How it is is possible for people" کا ترجمہ "مگر لوگوں کے لیے یہ کیسے ممکن ہے" اصل متن کے زیادہ مطابق ہے۔ لیکن شہزاد احمد نے "People" کا ترجمہ اگلے جملے کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔ جو اصل متن کے برعکس ہے۔

تجدید تفکرِ اسلامی" میں مترجم نے نہ صرف مفہوم کی ادائیگی پر توجہ دی ہے بلکہ اسلوب بھی نفس مضمون کے حوالے سے اختیار کیا ہے۔ ہلال زبیری لکھتے ہیں:

"انگریزی کے الفاظ، محاوروں اور اسالیب بیاں کو سمجھ لینے کے بعد انہیں اپنی زبان میں اس وقت صحت کے ساتھ ڈھالا جا سکتا ہے جب کہ مترجم کے پاس مناسب و موزوں الفاظ کا ذخیرہ موجود ہو۔" (۱۶)

محمد آصف اعوان کے ترجمے میں الفاظ کا مناسب و موزوں استعمال ملتا ہے۔ ساتویں خطبے کے آخر میں اقبال نے "جاوید نامہ" کے چند اشعار کا انگریزی ترجمہ دیا ہے:

"What is “Ascension”? Only a search for a witness

Who may finally confirm the reality
A witness whose confirmation alone makes the eternal
No one can stand unshaken in his presence."(17)

سیّد نذیر نیازی نے "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" میں اقبال کے ان اشعار کا اُردو ترجمہ دینے کی بجائے "جاوید نامہ" سے اصل فارسی متن ہی دے دیا ہے۔ پروفیسر محمد سمیع الحق نے بھی "تفکیر دینی پر تجدید نظر" میں اقبال کا اصل فارسی متن ہی دیا ہے اور اُردو ترجمہ نہیں کیا۔ شریف کنجاہی نے "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" میں بھی اقبال کے اصل اشعار دینے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ وحید عشرت نے "تجدیدِ فکریاتِ اسلام" میں بھی صرف اصل فارسی متن ہی درج کیا ہے۔

شہزاد احمد نے "جاوید نامہ" کا اصل فارسی متن دینے کے ساتھ منظوم ترجمہ کیا ہے لیکن اس میں وہ اصل سے دور جا پڑے ہیں۔ شہزاد احمد نے فارسی متن کے پیشِ نظر ترجمہ کیا ہے:

معراج کیا ہے شاہد کی آرزو ہے
ایک امتحان ہے اس شاہد کے روبرو
ایسا شاہد عادل کہ اس کی تصدیق کے بغیر
زندگی ہمارے لیے ویسی ہی ہے جیسی کہ پھول کے لیے رنگ و بو
اس کی حضوری کی تاب کوئی نہیں لا سکتا(۱۸)

ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے "تجدیدِ تفکّرِ اسلامی" میں اقبال کے اِن اشعار کا اُردو ترجمہ کیا ہے:

معراج کیا ہے؟ صرف ایک گواہ کی تلاش
جو بالآخر تمہاری اصل حقیقت کی تصدیق کر سکے
ایک ایسا گواہ کہ صرف اُس کی تصدیق تمہیں ابدی بناتی ہے
اُس کے حضور میں کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا (۱۹)

ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے اپنی علمی صلاحیت کے بل بوتے پر اصل مصنّف کی شعوری فکر کو واضح کیا ہے۔ جملوں کی ساخت میں بھی اصل متن کو پیش نظر رکھا ہے۔ تاہم ترجمہ شدہ متن میں "تمہاری اصل" کے الفاظ اضافی ہیں۔

پروفیسر ظہور الدین لکھتے ہیں:

"جب تک ترجمہ نگار کا مقصد اصل متن کے مفہوم کو گرفت میں لانا ہے۔ وہ تصرّف کے دائرے میں نہیں آتا لیکن جوں ہی ترجمہ نگار ترجمہ کرتے ہوئے یہ سوچنے لگتا ہے کہ اصل متن کو یوں نہیں یوں ہونا چاہیے تھا۔ وہ تصرّف کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔" (۲۰)

خطبات اقبال کے ترجمے میں تصرّف کی یہ مثالیں ہمیں کئی مترجمین کے ہاں نظر آتی ہیں۔ سیّد نذیر نیازی "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" میں ترجمے میں جب توضیحات و تشریحات کی جانب نکل جاتے ہیں۔ تب ہمیں یہ خامی کہیں کہیں نظر آتی ہے اس طرح پروفیسر سمیع الحق، ڈاکٹر وحید عشرت کے ترجمے میں یہ خامی ملتی ہے۔

شہزاد احمد نے آیات قرآنی میں اقبال کے آیات کے انگریزی متن کے برعکس اصل عربی متن کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔ خطبہ دوم کے صفحہ نمبر ۳۹ پر اقبال نے قرآن پاک کی دو آیات کا انگریزی ترجمہ دیا ہے۔ شہزاد احمد نے "اسلامی فکر کی نئی تشکیل" کے صفحہ نمبر ۴۷ پر صرف پہلی آیت کا اصل عربی متن اور صرف اُسی کا اُردو ترجمہ دیا ہے۔ دوسری آیت کا ترجمہ نہیں دیا

ہے۔ اقبال نے خطبات کے صفحہ نمبر ۱۱۱ پر ایک آیت کا کچھ حصہ اپنی فکر کی تقویت کے لیے دیا ہے۔ شہزاد احمد نے "اسلامی فکر کی نئی تشکیل" کے صفحہ ۱۶۹ پر پوری آیت کا ترجمہ دے دیا ہے۔

وحید عشرت کے ترجمے میں کہیں کہیں متن سے انحراف کی مثالیں ملتی ہیں اور بعض اوقات اصل متن کو ترجمہ کے وقت چھوڑ جاتے ہیں لیکن ان خامیوں کے باوجود علمی اور فلسفیانہ اسلوب کے حوالے سے وحید عشرت کا ترجمہ نمایاں مقام کا حامل ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے خطبات اقبال میں درج آیات کا ترجمہ کرتے وقت انگریزی متن کو ہی پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس طرح اشعار کے تراجم میں بھی دیا گیا انگریزی متن ہی پیش نظر رہا جس کی وجہ سے ترجمہ معیاری اور نفسِ مضمون کے مطابق رہا۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے ترجمہ کرتے وقت اصل متن کے مطابق اسلوب اختیار کیا ہے اور پوری دیانتداری کے ساتھ مصنّف کے خیالات کو قاری تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے ترجمہ کرتے ہوئے نصیر احمد کی اس بات کو پیشِ نظر رکھا ہے:

> "فلاں بات اور فلاں عبارت مصنّف کو ہماری زبان میں لکھنا ہوتی تو وہ کس طرح لکھتا جس طرح اصل مصنّف اس دوسری زبان میں اُسے لکھتا ترجمے میں بعینہٖ ویسا لکھنے کا جتن کرنا چاہیے۔" (۲۱)

ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے اقبال کے خطبات سے ہم آہنگ ہو کر ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ زبان و بیان، مفاہیم کی ترسیل اور نفسِ مضمون کے حوالے سے نہایت عمدہ کاوش ہے اور فکرِ اقبال کو عام کرنے میں ممد و معاون ہے:

به سوادِ دیدهٔ تو نظر آفریده ام من
به ضمیر تو جهانے دگر آفریده ام من
همه خاوراں بخوابے که نهاں ز چشمِ انجم
به سرودِ زندگانی سحر آفریده ام مَن (۲۲)

(میں نے تیری آنکھ کی پتلی میں دیکھنے کی صلاحیت پیدا کر دی ہے اور اس طرح میں نے تیرے ضمیر میں ایک نیا جہان پیدا کر دیا ہے۔ تمام اہلِ مشرق خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے ہیں۔ میں نے ستاروں کی آنکھوں سے اوجھل رہ کر اور زندگی کا نغمہ الاپ کر اُن کے لیے صبح کر دی ہے۔)

ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے خطباتِ اقبال کا "تجدید تفکّرِ اسلامی" کے عنوان سے علمی اسلوب میں منشائے مصنّف کے مطابق ترجمہ کر کے اقبال کی فکر و نظر کی گتھیاں سلجھائی ہیں اور فکرِ اقبال کے پوشیدہ گوشوں کو عام کر دیا ہے۔ بلاشبہ اب تک کے تراجم میں "تجدید تفکّرِ اسلامی" حرفِ آخر ہے۔

حوالہ جات

1. محمد اقبال، علامہ، مذہبی افکار کی تعمیرِ نو، مترجم: شریف کنجاہی، لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۹۲ء، ص ۱۷۳
2. ایضاً، ص ۱۵۵
3. محمد اقبال، علامہ، تجدید فکریات اسلام، مترجم: ڈاکٹر وحید عشرت، لاہور: اقبال اکادمی، ۲۰۱۲ء، ص ۹۲
4. محمد اقبال، علامہ، تجدیدِ تفکرِ اسلامی، مترجم: ڈاکٹر محمد آصف اعوان، فیصل آباد: کریٹیو پبلشرز، ۲۰۲۰ء، ص ۱۷
5. ایضاً، ص ۳۵
6. ایضاً، ص ۲۷۲
7. ایضاً، ص ۲۷۳
8. محمد اقبال، علامہ، تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، مترجم: سیّد نذیر نیازی، لاہور: بزمِ اقبال، ۲۰۱۲ء، ص ۲۵۴
9. محمد اقبال، علامہ، تجدیدِ تفکرِ اسلامی، مترجم: ڈاکٹر محمد آصف اعوان، ص ۲۷۳
10. خالد محمود خان، فن ترجمہ نگاری، اصطلاحات ترجمہ، لاہور: بیکن بکس، ۲۰۱۵ء، ص ۲۶
11. شمس الرحمٰن فاروقی، دریافت اور بازیافت، مشمولہ: فن ترجمہ کاری، مرتبہ: صفدر رشید، اسلام آباد: پورب اکادمی، س ن، ص ۳۶
12. محمد اقبال، علامہ، اسلامی فکر کی نئی تشکیل، مترجم: شہزاد احمد، لاہور: مکتبہ خلیل، ۲۰۱۶ء، ص ۱۳۶۔۱۳۷
13. محمد اقبال، علامہ، تجدیدِ تفکرِ اسلامی، مترجم: ڈاکٹر محمد آصف اعوان، ص ۱۷۸
14. بلال احمد زبیری، سماجی علوم کا ترجمہ، مسائل ومشکلات، مشمولہ: اُردو زبان میں ترجمے کے مسائل، مرتبہ: اعجاز راہی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء، ص ۱۲۷
15. محمد اقبال، علامہ، اسلامی فکر کی نئی تشکیل، مترجم: شہزاد احمد، لاہور: مکتبہ خلیل، ۲۰۱۴ء، ص ۱۴۸
16. محمد اقبال، علامہ، تجدیدِ تفکرِ اسلامی، مترجم: ڈاکٹر محمد آصف اعوان، ص ۳۰۲
17. ظہور الدین، پروفیسر، فن ترجمہ نگاری، مشمولہ: فن ترجمہ کاری، مرتبہ: صفدر رشید، اسلام آباد: پورب اکادمی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۱۸
18. نصیر احمد، ترجمہ، اور لسانیات، مشمولہ: فن ترجمہ کاری، مرتبہ: صفدر رشید، ص ۱۸۵
19. محمد اقبال، علامہ، کلیاتِ اقبال فارسی، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، طبع ششم، ۱۹۹۰ء، ص ۵۳۶
20. Muhammad Iqbal, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 2015, P:142
21. Ibid. P 88
22. Ibid. P 157

References

1.Muhammad Iqbal, Allama. *Mazhabi Afkar ki Tameere Nau* (tr. by Shareef Kunjahi). Lahore: Bazme Iqbal. 1992. P 173

2.Ibid. P 155

3.Muhammad Iqbal. *Tajdeed Fikriyate Islam*. (tr. by Dr. Waheed Ishrat). Lahore: Iqbal Academy. 2012. P 92

*4.*Muhammad Iqbal, Allama. *Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami.* (tr.by Dr. Muhammad Asif Awan. Faisalabad: Creative Publishers. 2020. P 17

*5.*Ibid. P 35

*6.*Ibid. P 272

*7.*Ibid. P 273

8.Muhammad Iqbal, Allama. *Tashkeel Jadeed Ilahiyate Islamia* (tr. by Syed Nazir Niazi). Lahore: Bazme Iqbal. 2012. P 254

9.Muhammad Iqbal, Allama. *Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami.* (tr.by Dr. Muhammad Asif Awan. P 273

10. Khan, Khalid Mahmood. *Funne Tarjma Kari: Istalahate Tarjma.* Lahore: Beacon Books. 2015. P 26

11. Farooqui, Shamsurrehman. *Daryaft aur Bazyaft*. Included: *Funne Tarjma Kari* (compiled by Safdar Rasheed).2015. Islamabad: Poorab Academy. P 36

12. Muhammad Iqbal, Allama. *Islami Fikr ki Nai Tashkeel* (tr. by Shahzad Ahmad). Lahore: Maktabae Khalil. 2016. P 136-37

13. Muhammad Iqbal, Allama. *Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami.* (tr.by Dr. Muhammad Asif Awan. P 178

14. Bilal Ahmad zuberi. *Samaji Uloom ka Tarjma: Masailo Mushkalat.*Included: *Urdu Zaban mein tarjmay kay Masail* (compiled by Ijaz Rahi). Islamabad: Muqtadra Qaumi Zaban. 1988. P 127

15. Muhammad Iqbal, Allama. *Islami Fikr ki Nai Tashkeel* (tr. by Shahzad Ahmad). P 148

16. Muhammad Iqbal, Allama. *Tajdeed-e-Tafakkur-e-lslami.* (tr.by Dr. Muhammad Asif Awan. P 302

17. Zahooruddin, Prof. *Funne tarjma Kari*. Included: *Funne Tarjma Kari* (compiled by Safdar Rasheed). P 118

18. Naseer Ahmad. *Tarjma aur Lisaniat*. Included: *Funne Tarjma Kari* (compiled by Safdar Rasheed). P 185

19. Muhammad Iqbal, Allama. Kulliyate Iqbal Farsi. Lahore: Sheikh Ghulam Ali & Sons. 6th Edition. 1990. P 536.

20. Muhammad Iqbal. *The Reconstruction of Religious Thought in Islam.* Lahore: Iqbal Academy Pakistan. 2015. P 142

21. Ibid. P 88

22. Ibid. P 157